روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 30 | ہفتہ 29 رمضان ـ 1417ھ 8 تبلیغ 1376ہش 8 فروری 1997ء

خطبہ عید کے وقت میں تبدیلی

اس سے قبل قارئین کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید مورخہ 9- فروری 1997ء بروز اتوار شام چھ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے نشر ہوگا۔ اب اس میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ خطبہ چھ بجے کی بجائے سات بجے شام (پاکستانی وقت) ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ احباب کرام وقت کی یہ تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقین کا لفظ جب عام طور پر استعمال ہو' تو اس سے مراد اس کا ادنیٰ درجہ ہوتا ہے یعنی علم کے تین مدارج میں سے ادنیٰ درجہ کا علم الیقین۔ اس درجہ پر اتقا والا ہوتا ہے مگر بعد اس کے عین الیقین اور حق الیقین کا مرتبہ بھی تقویٰ کے مراحل طے کرنے کے بعد حاصل کر لیتا ہے۔

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی' تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 21)

خدا تعالیٰ کا مقرب وہی ہو سکتا ہے جو خود پاک ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا فرماتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اور اپنے باطن کو ایسا پاک صاف کر لو۔ جیسا کہ چاہئے۔ خدا بڑا پاک قدوس اور سب سے بڑھ کر مطہر ہے۔ اس کی جناب میں مقرب بھی وہی ہو سکتا ہے جو خود پاک ہے۔ گندا آدمی قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔

دیکھو ایک پاک صاف اور عمدہ لباس والا آدمی ایک پیشاب والی گندی جگہ پر نہیں بیٹھتا۔ اسی طرح ایک پاک اور قدوس خدا ایک گندے کو اپنا مقرب کس طرح بنا سکتا ہے؟ اسی واسطے اس نے سعیدوں کے واسطے بہشت اور شقیوں کے لئے دوزخ بنایا ہے۔ ایک ناپاک انسان تو بہشت کے قابل بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے لائق کب ہو سکتا ہے۔

تنہائی میں بیٹھ کر اگر ایک شخص کے دل میں یہ خیالات پیدا ہوتے ہیں کہ ایسا مکان ہو ایسا لباس ہو۔ ایسا بسترہ ہو۔ ایسے ایسے عیش و عشرت کے سامان موجود ہوں۔ اس اس طرح کے خوش کن آواز میسر آ جاویں تو اس کی موت (فرمانبردار) کی موت نہیں ہو سکتی۔ (صاحبِ ایمان) اور فرمانبردار) انسان کی تو ایسی حالت ہو جانی چاہئے کہ مرتے وقت کوئی غم اور اندیشہ نہ ہو۔ اسی واسطے فرمایا (-)۔ فرمانبردار ہو کر مریو۔ کس کو خبر ہے کہ موت کے وقت اس کی ہوش بھی قائم ہو گی یا نہیں۔ کئی مرنے کے وقت خراٹے لیتے ہیں۔ دہی بلونے کی طرح آوز نکالتے ہیں۔ اور طرح طرح کی سانس لیتے ہیں۔ (-) جب یہ حال ہے اور دوسری طرف خدا بھی کہتا ہے کہ (فرمانبردار) ہو کر مریو۔ ایسے ہی رسولؐ نے بھی کہا تو یہ کس کے اختیار میں ہے جو ایسی موت مرے جو (فرمانبردار) کی موت ہو۔ گھبراہٹ کی موت نہ ہو۔ اس کا ایک سر ہے کہ جب انسان سکھ میں اور عیش و عشرت اور ہر طرح کے آرام میں ہوتا ہے۔ سب قویٰ اس میں موجود ہوتے ہیں۔ کوئی مصیبت نہیں ہوتی۔ اس وقت استطاعت اور مقدرت ہوتی ہے جو خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے حظ نفس کو پورا کرے۔ اور کچھ دیر کے لئے اپنے نفس کو آرام دے لے۔ پر اگر اس وقت خدا کے خوف سے بدی سے بچ جاوے اور اس کے احکام کو نگاہ رکھے تو اللہ ایسے شخص کو وہ موت دیتا ہے جو (فرمانبردار) کی موت ہوتی ہے۔ اگر وہ اس وقت مرے گا۔ جب کہ (-) یعنی جب اس کی ترازو زور والی ہو گی تو وہ بامراد ہو گا۔ اور (فرمانبردار) کی موت مرے گا۔

(از خطبہ 23- اگست 1907)

○○○

عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ عزیزہ بشریٰ شاہد بنت پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم نامدار احمد ناصر ابن چوہدری جلال الدین قمر صاحب ساکن دار الصدر غربی ربوہ 97-1-16 کو ایک لاکھ روپے حق مہر پر بیت مبارک میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ نے پڑھایا۔

عزیزہ بشریٰ قمر بنت چوہدری جلال الدین قمر صاحب ساکن دار الصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم عابد حسین ابن چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن دار البرکات ربوہ 97-1-16 کو ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے بیت مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

ولادت

○ مکرم بکری عبید صاحب دار السلام تنزانیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15- دسمبر 1996ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام فاتح عبیدی عطا فرمایا ہے۔ نومولود تنزانیہ کے مشہور احمدی اور سابق وزیر محترم امری عبیدہ صاحب کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور سعادت مند باعمر بنائے۔

○ مکرم فضیل عیاض صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-12-12 کو چوتھی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچی کا نام عفیفہ عیاض عطا فرمایا ہے۔ بچی کی والدہ صحت یاب نہیں ہو رہی ہیں۔ احباب سے بچی کے باعمر سعادت مند اور خادمہ دین ہونے نیز اس کی والدہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت خواتین ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں پڑھانے کے لئے خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے ایسی خواتین جو اکیڈمی پڑھانے کی خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواستیں چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن دفتر نظارت تعلیم میں فوری طور پر بھجوائیں۔

انگلش - ایم اے انگلش / بی اے انگلش لٹریچر B.Ed ہو تو بہتر ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

8- تبلیغ 1376 ھش 8 - فروری 1997ء

نیکی کرنا اور بدی چھوڑنا مسلسل عمل چاہتا ہے

اس بابرکت مہینہ میں جس سے ہم ضبط نفس کا سبق سیکھتے ہوئے گزر رہے ہیں اس میں سیکھے گئے ہر سبق کو ہمیں آئندہ سال بھر یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ حتیٰ کہ پھر یہی بابرکت مہینہ آجائے اور ایک دفعہ پھر ہم اپنا سبق دوہرانے لگیں اور اس طرح ایک ایسے مہینہ کے بعد دوسرے ایک ایسے ہی مہینے تک پل بناتے رہیں۔ یہ پل ہماری زندگی کے آخری سانس تک بنتے رہنے چاہئیں تاکہ ہم ہر سیکھی ہوئی نیکی پر عمل پیرا رہیں اور ہر برائی جسے ہم نے ایک دفعہ چھوڑ دیا ہے اس کے قریب تک نہ جائیں۔ ضبط نفس درحقیقت اپنے اندر ایک جنگ کا نام ہے۔ ہم کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ کرنا کچھ اور چاہئے۔ اور اس طرح کبھی ہم اپنے نفس پر غالب آجاتے ہیں اور کبھی نفس ہم پر غالب آجاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں

بسا اوقات ریا اور حلم کا جنگ ہو جاتا ہے۔ کبھی انسان کا غصہ کتاب اللہ کے برخلاف ہوتا ہے۔ گالی سنکر اس کا نفس جوش مارتا ہے۔ تقویٰ اس کو سکھلاتا ہے کہ وہ غصہ کرنے سے باز رہے۔ جیسے قرآن کہتا ہے (۔) ایسا ہی بے صبری کے ساتھ اسے جنگ کرنا پڑتا ہے۔ بے صبری سے مراد یہ ہے کہ اسکو راہ تقویٰ میں اس قدر دقتوں کا مقابلہ ہے کہ مشکل سے وہ منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔ اس لئے بے صبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک کنواں پچاس ہاتھ تک کھودنا ہے۔ اگر دو چار ہاتھ کے بعد کھودنا چھوڑ دیا جائے تو محض یہ ایک بدظنی ہے۔ اب تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکام دئے ان کو اخیر تک پہنچائے اور بے صبر نہ ہو جائے۔"

اس بابرکت مہینہ میں ہم نے نہ صرف کھانے پینے میں صبر کا مظاہرہ کیا اور ضبط نفس سے کام لیا بلکہ ہم نے اپنے کردار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اخلاق کی تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے صبر سے بھی کام لیا اور تقویٰ سے بھی کام لیا۔ جہاں نفس میں جنگ ہوتی دیکھی۔ ہم نے کوشش کی کہ ہم نفس پر غالب آجائیں اور وہ کچھ کریں جو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ نہ کہ وہ کچھ جو کرنے کے لئے ہمارا نفس ضد کرتا ہے۔ ہم نے غصہ کے خلاف' جھوٹ کے خلاف' بدمعاملگی کے خلاف' بداخلاقی کے خلاف جنگ کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جنگ میں ہم کامیاب رہے ہیں۔ اور اگر سو فیصد کامیاب نہیں رہے کہا جا سکتا ہے کہ اسی مشق کو جاری رکھتے ہوئے یقیناً جلد ایک ایسا وقت آجائے گا کہ ہم کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

پس یہ جنگ کا میدان ہے اور اس جنگ کے میدان میں ہمیں غالب آنا ہے۔ ہمیں کامیابی حاصل کرنا ہے۔ اور جنگ کے میدان میں آنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ وقت درکار ہوتا ہے۔ ہم اپنی ایک ایک خامی کو اگر چھوڑنا شروع کر دیں تو یقیناً ہماری زندگی ہر لحہ بہتر ہوتی چلی جائے گی اور یہ بہتری ہمیں غالب کرے گی اور کامیابی سے ہمکنار کرے گی جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ ریا اور حلم کا جنگ ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک طرف ہم وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں جو ہمارا نفس چاہتا ہے۔ اور ہم اسے لوگوں کو دکھانے کے بھی درپے ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہمیں وہ کچھ کرنا ہوتا ہے جس کی طرف ہمیں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایات رہنمائی فرماتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو بات ہم کو نہیں کرنی چاہئے اس پر ہمارا نفس ضد کرتا ہے۔ یہ دراصل کتاب اللہ کے خلاف غصے والی بات ہے۔ اس کو ہم نے چھوڑنے کی کوشش کی ہے۔ یا ہم سے توقع یہ کی جاتی تھی کہ ہم اس کو چھوڑنے کی کوشش کریں جہاں جہاں ہمارا نفس جوش مارے وہاں وہاں ہمیں اسے دبانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کا ڈر ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلاتا ہے۔ اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے ہی ہم نیکیوں پر مائل ہو سکتے ہیں۔ اور اس سب کچھ کے لئے صبر کی ضرورت ہے۔

صبر کے ساتھ کسی کام کو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اپنے انجام تک نہ پہنچ جائے اس کو کرتے چلے جائیں۔ اگر کچھ عرصہ صبر کیا اور پھر بے صبری ہم پر غالب آگئی تو ہم نے صبر چھوڑ دیا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے جو صبر کیا تھا وہ بھی کسی کام نہیں آیا۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے کنویں کی مثال دی ہے جتنا کھود کر پانی حاصل کیا جا سکتا ہے اگر اتنا نہ کھودیں تو ہماری ساری محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر پچاس ہاتھ کھودنا ہے تو جیسا کہ ہم جانتے ہیں دس ہاتھ کھود کر چھوڑ دیں' بیس ہاتھ کھود کر چھوڑ دیں' بلکہ انچاس ہاتھ کھود کر بھی چھوڑ دیں تو ہماری ساری محنت ضائع چلی جائے گی۔ اگر یہ کہا جائے کہ اتنی دیر تک تو ہم نے کھودا ہے یہ بات ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ سوال دیر کا نہیں ہے سوال اس حد تک کھودنے کا ہے جہاں تک پانی آجائے۔ اسی طرح ہر برائی کو چھوڑنا اور ہر نیکی کو اختیار کرنا اسی اصول پر ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر ہم برائی کو چھوڑنا چاہیں اور کسی قدر چھوڑیں اور کسی قدر اپنے پاس رکھیں تو یقیناً جو چھوڑیں گے اس کا فائدہ بھی ہم سے چھینا جائے گا۔

نیکیوں کا بھی یہی حال ہے اگر ہم نیکی کریں اور تھوڑی سی نیکی کر کے باقی اس کا حصہ رہنے دیں' چھوڑ دیں' تو یقیناً جتنی تھوڑی سی نیکی ہم نے کی ہو گی وہ بھی ضائع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم کچھ حصہ خدا کو دیں اور کچھ حصہ اس کے شرکاء کو دیں۔ جنہیں لوگ شرکاء سمجھتے ہیں۔ تو جو حصہ خدا تعالیٰ کو دیا تھا وہ بھی خدا تعالیٰ واپس کر دیتا ہے۔ کہ مجھے اس حصے کی ضرورت نہیں۔ یعنی جب تک پورا حصہ نہ دیا جائے۔ خدا تعالیٰ کو مقبول نہیں ہوتا۔ جب تک نیکی کو اس کے منطقی انجام تک نہ پہنچایا جائے اور بدی کے چھوڑنے کو اس کے منطقی انجام تک نہ پہنچایا جائے یہ باتیں کسی صورت بھی مفید ثابت نہیں ہوتیں۔ نیکی کرے پوری طرح نیکی کرے۔ بدی چھوڑے پوری طرح بدی چھوڑے۔ وقت تو اس میں لگے گا ان باتوں کو اپنی عادات بنا لینا آسان کام نہیں لیکن یہ مہینہ جس میں سے ہم گزرے ہیں یہ مشکلات میں سے ہی گزرنے کا مہینہ ہے اور ہم نے خدا کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ کوشش کی ہے کہ کوئی مشکل ہم پر اتنی حاوی نہ ہو جائے کہ ہم جو ہمیں کرنا چاہئے۔ نہ کر سکیں۔

پس اس بات کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ نیکی حاصل کرنے کے لئے اور بدی سے چھٹکارا پانے کے لئے صبر کی ضرورت ہے اور صبر ایک ایسی بات ہے جو استقلال کو چاہتی ہے۔ کسی جگہ بھی درمیان میں صبر چھوڑ دیا جائے تو حاصل شدہ اچھائی بھی ہم سے ضائع ہو جاتی ہے اور ترک کردہ برائی پھر ہمارے پاس آنے لگتی ہے۔ پس جو سبق ہم نے اس مہینے میں سیکھا ہے یعنی نیکی پر مائل ہونا بدی کو چھوڑنا اور صبر کے ساتھ یہ سب کچھ کرنا اسے جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس میں استقلال دکھانا ہمارا فرض ہے۔ خدا کرے کہ اگلے سال ایسا ہی مہینہ آنے تک ہم اس مشق کو جاری رکھیں۔ نیکیوں کو اپنائیں۔ برائیوں اور بدیوں کو چھوڑیں اور تقویٰ کو اختیار کرتے ہوئے' خدا تعالیٰ کے قریب تر ہونے کی کوشش کرتے ہوئے' اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکیں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

تم اگر نیک کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہو جاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ لوگوں پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر سکتا ہے۔سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے مگر یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا۔ تمہیں قبولیت نہ دے۔ رسول کریم ﷺ نے قبل از وقت (-) بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں جب کوئی شخص مقبول ہو جاتا ہے تو وہ اپنے فرشتوں کو کہہ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے فلاں بندہ میری نگاہ میں مقبول ہے پھر وہ اگلے فرشتوں کو بتاتے ہیں اور وہ اپنے سے اگلے فرشتوں کو (-) یہاں تک کہ دنیا کے لوگوں کے دلوں میں اس کی قبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔ مگر اس مقبولیت کا پیمانہ تمہارے دل کا اخلاص ہے۔ تمہارے دل کا اخلاص جتنا زیادہ ہو گا۔ اتنی ہی زیادہ یہ مقبولیت ہو گی۔ اور تمہارے دل کا اخلاص جتنا کم ہو گا۔ اتنی ہی کم یہ مقبولیت ہو گی۔ پس میں یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس نیت سے کام کریں کہ صرف کام کرنے والے نوجوان اپنے اندر شامل کریں گے۔ تعداد بڑھانے کے لئے ہر شخص کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح جو تجربہ کار لیکچرار یا تجربہ کار لکھنے والے ہیں۔ ان کو شروع میں اپنے اندر شامل نہ کیا جائے۔ بے شک نگرانی کے لئے کسی وقت ان سے مشورہ لے لیا جائے۔ مگر انہیں اپنا ممبر نہ بنائیں تا وہ ان کے کام پر حاوی نہ ہو جائیں۔ اور ان کی عقلیں ان کی عقلوں کے مقابلہ میں پست نہ ہو جائیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک بڑے درخت کے نیچے اگر ایک چھوٹا پودا لگا دیا جائے تو چند ہی دنوں میں وہ سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح جب بڑے لوگوں کو اپنے اندر شامل کیا جائے۔ تو چھوٹوں کا ذہنی ارتقاء رک جاتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ قادیان میں یہ مرض نہایت شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ کوئی جلسہ ہو۔ کوئی ٹی پارٹی ہو۔ کوئی دعوت ہو اس میں مجھے ضرور شامل کریں گے جس کا یقیناً انہیں یہ نقصان پہنچتا ہے کہ انہیں خود اٹھنے اور کام کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ایسا طریق بہت کم نظر آتا ہے۔ اور گو صحابہؓ رسول کریم ﷺ کو بلاتے بھی تھے۔ مگر موقع کی حیثیت سے۔ لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ جنازہ بھی امام جماعت پڑھائیں۔ نکاح بھی امام جماعت پڑھائیں۔ کوئی دعوت ہو تو اس میں بھی وہ ضرور شامل ہوں۔ کوئی ولیمہ ہو تو اس میں بھی ضرور شامل ہوں۔ اسی طرح مربی کے جانے کی تقریب ہو تب وہ شامل ہوں اور آنے کی ہو تو تب بھی وہ شامل ہوں۔ غرض امام جماعت سے اتنے کاموں کی امید کی جاتی ہے کہ جن میں شامل ہونے کے بعد دین کی ترقی اور اس کے کاموں میں حصہ لینے کا اس کے لئے کوئی وقت ہی نہیں رہتا۔ اور اس کا کام صرف اتنا ہی رہ جاتا ہے کہ دعوتیں کھائیں۔ ملانوں کی طرح پیٹ پر ہاتھ پھیرا ڈکار لیا۔ اور سو رہے۔ یہ ایک مرض ہے جس کے نتیجہ میں افراد کا ذہنی ارتقاء مارا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک بڑے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور بڑے درخت کے نیچے جو پودے لگے ہوئے ہوں۔ وہ نشوونما نہیں پاتے۔ پھر اس کا نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ جب کوئی اور تحریک کرتا ہے تو لوگ اس کی بات پر کان نہیں دھرتے اور وہ میرے پاس آتا ہے۔ اور کہتا ہے اس امر کے متعلق تحریک کریں۔ میں اس وقت دل میں ہنستا ہوں اور کہتا ہوں۔ کہ یہ سزا ان لوگوں کو اس لئے مل رہی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو یہ عادت ڈال دی ہے کہ جب تک کوئی بات (امام جماعت) نہ کہے اس کا ماننا کوئی ایسا ضروری نہیں ہوتا۔ حالانکہ دینی مشاغل اور کلام الٰہی کا درس و تدریس اور دوسرے ایسے ہی بیسیوں کام میں امام جماعت کے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا کسی ناظر کے کہنے کی کیا ضرورت ہے ہر شخص کو اپنی جگہ دلی شوق سے یہ کام کرنے چاہئیں اور اگر وہ آجائیں۔ تو سارا کام انہی کا دماغ کر رہا ہو گا۔ اور باقی لوگ خاموش بیٹھے رہیں گے۔ اور اس کا نتیجہ قوم کے لئے مہلک ہو گا۔ اس لئے کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے ایمان والو (-) یعنی اے ایمان والو! تم بہت باتوں کے متعلق سوالات نہ کیا کرو۔ کیونکہ اگر خدا ان باتوں کو بیان کرے گا۔ تو تمہیں دکھ پہنچے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ دکھ کیوں پہنچے گا۔ کیا خدا کے احکام دکھ دینے والے ہوتے ہیں۔ خدا کا تو ہر حکم انسان کے لئے باعث رحمت ہے۔ پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ اگر خدا نے ان باتوں کو بیان کیا تو تمہیں دکھ پہنچے گا۔ بعض لوگ نادانی سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے بار بار سوال کیا۔ تو خدا ناراض ہو کر تمہیں کوئی سخت حکم دے دے گا۔ یعنی جب مثلاً یہ پوچھا کہ (دو عبادات) پڑھنی چاہئیں یا پانچ تو خدا کہے گا اچھا تم نے تو یہ پوچھا ہے میں بطور سزا تمہیں کہتا ہوں کہ تم (چھ عبادات) پڑھا کرو مگر یہ بیوقوفی کی بات ہے۔ خدا کوئی تھکنے والا وجود نہیں کہ ایک دو سوالوں سے وہ (خدا تعالیٰ کی پناہ) گھبرا جائے۔ اور اکتا کر سخت حکم دینے شروع کر دے اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر تم ہر بات مجھ سے دریافت کرو گے اور اپنی عقلوں پر زور نہیں ڈالو گے۔ تو تمہارے قوائے دماغیہ کمزور اور بیکار ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس عضو سے ایک عرصہ تک کام نہ لیا جائے وہ بیکار ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے کام نہ لیا جائے تو ہاتھ خشک ہو جاتا ہے۔ دماغ سے کام نہ لیا جائے۔ تو دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ پس فرماتا ہے۔ اگر تم ہم سے پوچھو گے تو گو ہم تمہیں وہ بات بتا دیں گے۔ مگر پھر تم فقیہہ نہیں رہو گے۔ بلکہ نقال بن جاؤ گے۔ حالانکہ قوم کی ترقی کے لئے فقیہوں کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ مگر وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ کام تحریک جدید کے اصول پر کریں۔ میں نے بارہا کہا ہے کہ (-) تمہارا کام بے شک یہ ہے کہ تم دشمن سے لڑو۔ مگر تمہارا فرض ہے کہ امام کے پیچھے ہو کر لڑو۔ پس کوئی نیا پروگرام بنانا تمہارے لئے جائز نہیں۔ پروگرام تحریک جدید کا ہی ہو گا۔ اور تم تحریک جدید کے والنٹیئرز ہو گے تمہارا فرض ہو گا کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم (عبادات) کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم (دعوت الی اللہ) کے لئے اوقات وقف کرو۔ اس طرح باہر جو انجمنیں بنیں وہ بھی اسی رنگ میں کام کریں۔

○○○

ایک اچھی بات

یہ نہیں کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی کی جائے اعلانیہ بھی کرنی چاہئے۔ نیک نیتی کے ساتھ ہر کام میں ثواب ہوتا ہے۔ ایک نیک طبع انسان ایک کام میں سبقت کرتا ہے اس کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے اس شخص کو بھی ثواب ملتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت الثانی نے 1936ء میں فرمایا:-

پس مت خیال کرو کہ دعائیں معمولی چیز ہیں۔ مت خیال کرو کہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جسے قربانی کا موقعہ نہیں ملا۔ تمہارے نیک ارادے اور تمہارے دل کی قربانی جبکہ تم دوسری قربانیوں میں حصہ نہیں لے سکتے اور جبکہ تم عاجزانہ اور مسکینانہ طور پر خدا تعالیٰ کے حضور گر کر سلسلہ کی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے ہو دوسروں کی قربانی سے کم نہیں۔ بلکہ بسا اوقات ان سے بڑھ سکتی ہے۔ کیونکہ یہ صرف قربانی ہی نہیں بلکہ ایک درد اپنے اندر رکھتی ہے جو انسان اپنے پاس مال نہیں رکھتا۔ طاقت نہیں رکھتا۔ فن نہیں رکھتا۔ علم نہیں رکھتا اور دل کی قربانی پیش کرتا ہے۔ اس کی قربانی کے ساتھ درد بھی شامل ہوتا ہے۔ کیونکہ جب وہ دیکھتا ہے کہ دوسروں کے پاس بہت کچھ ہے مگر میرے پاس کچھ بھی نہیں جو میں پیش کروں تو اس کا دل جو عشق کی چوٹ کھایا ہوا ہوتا ہے درد اور غم سے پگھل جاتا ہے۔ پس وہ درد والی قربانی اور درد والی قربانی کا وہ قربانی مقابلہ نہیں کر سکتی جس کے ساتھ درد نہیں۔ اگر ایک مجلس میں ایک امیر آدمی خدمت دین کے لئے ایک کروڑ روپیہ پیش کر دیتا ہے تو تم اس مجلس میں نمدار آنکھیں نہیں دیکھو گے۔ بے شک نعرے لگانے والے دیکھو گے۔ شاباش اور مرحبا کی آوازیں بلند کرنے والے دیکھو گے مگر کوئی نمدار آنکھ مجلس میں اس وجہ سے نہیں دیکھو گے کہ اس نے ایک کروڑ روپیہ پیش کر دیا۔ لیکن ایک غریب بڑھیا جس کی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں جسے فاقے پیش آتے ہیں اور جس کے متعلق تمہیں معلوم ہے شائد اب بھی اسے فاقہ ہے اس نے اگر رات کو باوجود بیماری اور کمزوری کے سوت کاتا پھر بازار میں اسے بیچ کر ایک پیسہ لائی اور وہ پیسہ اس نے خدمت دین کے لئے مجلس میں پیش کر دیا تو گو وہاں نعرے پیدا نہ ہوں لیکن بیسیوں آنکھوں میں ان آنکھوں میں جو روحانی چیزوں کو دیکھنے کی طاقت رکھتی ہیں۔ تم آنسو دیکھ لو گے کیونکہ یہ وہ قربانی ہے جس کے ساتھ درد شامل ہے۔ اگر اس قسم کی قربانی ایک انسان کے دل میں جو سچی قدر دانی کی طاقت نہیں رکھتا۔ درد پیدا کر سکتی ہے تو سمجھ لو کہ اس عالم الغیب خدا کے ہاں وہ کس قدر مقبول ہو گی۔ جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ یقیناً ہمارا خدا اسے اپنی گود میں بٹھا لے گا اور اس کے غمزدہ دل کو تسلی دے گا اور کہے گا مت سمجھ کہ تیری قربانی حقیر ہے میں ہوں جس نے قربانی قبول کرنی ہے اور میں تیری قربانی کو دوسروں کی قربانی پر ترجیح دیتا ہوں۔ پس تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ تمہارے رب نے تمہیں اپنے دین کی خدمت سے محروم نہیں رکھا۔ ہر شخص جو تم میں سے کتنا ہی معذور کیوں نہ ہو ایک اتنی قیمتی چیز اپنے پاس رکھتا ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کے ہیرے اور جواہرات بھی ماند ہیں۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اس قیمتی قربانی کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرو ہمارا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے تم مقام بِرّ حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہ کرو۔ تم روپیہ سے زیادہ اپنے دل کو قیمتی سمجھتے ہو یا نہیں۔ پس اس کو اپنے رب کے آگے پیش کرو اور یاد رکھو اس سے دین کی مدد جس رنگ میں ہو گی وہ سونے اور چاندی کے سکوں سے نہیں ہو سکتی۔

○○○

صاحب ایمان ہر قسم کے تکبر سے بچتا ہے

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروفیسر نصر اللہ راجا

محاذ چونڈہ کا مردِ میدان

کشمیر میں جنگ چھڑے چند روز ہی ہوئے تھے کہ بھارت نے 6- ستمبر 1965ء کو پاکستان کے خلاف کئی محاذ کھول دیئے- ان محاذوں میں سے سب سے زیادہ خونریز لڑائی چونڈہ (سیالکوٹ) میں ہوئی جہاں جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی لڑی گئی- اس معرکے کی کمان جنرل اختر ملک کے بھائی بریگیڈیر عبد العلی ملک کے سپرد تھی- اس معرکے کی اہمیت اور تفصیل ملاحظہ ہو-

(الف) معروف قلمکار جناب کلیم اختر اپنے مضمون "6- ستمبر کی پاک بھارت جنگ کا پس منظر" (مطبوعہ نوائے وقت 16- ستمبر 1990) میں تحریر کرتے ہیں-

"سیالکوٹ میں چونڈہ کا تاریخی معرکہ ہوا- جہاں ٹینک ٹینکوں سے ٹکرا گئے- اسی محاذ جنگ پر بریگیڈیر عبد العلی اور کرنل جمشید خان نے جرات اور بہادری کی نئی تاریخ مرتب کی- یہ دونوں جیالے جنرل بنے اور پاکستان کی سرحدوں کے بہترین محافظ گردانے گئے-"

(ب) جناب شریف فاروق کی کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" کے صفحہ 118 پر ایک نظم بہ عنوان "میدان چونڈہ" شائع ہوئی ہے اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو-

سرحد شہر چونڈہ پر جو اک میدان ہے
بھارتی سنچوریا ٹینکوں کا قبرستان ہے

(سید ضمیر جعفری)

(ج) متذکرہ کتاب کے صفحہ 119 پر 13- ستمبر 1965ء کی صورت حال یوں درج ہے-

"سیالکوٹ کے محاذ پر بھارت کی ایک ڈویژن فوج اور مزید پچیس ٹینک تباہ کر دئے گئے- محاذ پر ہر طرف دشمن کی لاشیں بکھری نظر آتی ہیں- پرسوں تک اس علاقے میں بھارت کی بکتر بند فوجوں کا ایک تہائی حصہ تباہ کیا جا چکا تھا- یہ لڑائی جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی شمار ہوتی ہے-

(د) اسی کتاب کے صفحہ 244 پر بریگیڈئر عبد العلی ملک کے متعلق لکھا ہے کہ "انہوں نے چونڈہ کے محاذ پر بھارتی ٹینکوں کے حملہ کو قبرستان میں تبدیل کر دیا-" علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے-

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

(ر) کتاب کے صفحہ 375 پر یہ تفصیل درج ہے-

"سیالکوٹ میں جو کچھ ہوا وہ پاکستانی فوجوں کا اس قدر عظیم کارنامہ اور دشمن کی شکست اس قدر تباہ کن تھی کہ انسانی ذہن اس معرکہ کی تفصیلات بیان کرنے سے قاصر ہے- دور حاضر کی تاریخ میں اس 34 میل طویل محاذ کی یہ کہانی غیر کی زبانی زیادہ بہتر ہے-

لندن کے کثیر الاشاعت روزنامہ ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندے ڈونلڈ سمس نے محاذ جنگ سے جو کچھ لکھا وہ حسب ذیل ہے-

"جنگ بندی پر میں سیالکوٹ اور پاکستان کی افواج کے مورچوں پر گیا- میں وہاں دس دن تک لڑی جانے والی ٹینکوں کی عظیم اور خوفناک جنگ کے نتائج دیکھنے گیا تھا- بکتر بند اور ٹینکوں کے دستوں کی یہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑی جنگ قرار دی جا سکتی ہے- بھارت نے اس محاذ پر چار ڈویژن فوج جس میں ایک بکتر بند ڈویژن بھی شامل تھا سے اس توقع پر حملہ کیا تھا کہ وہ پاکستان کی سرزمین پر اس بڑی فوجی قوت کے سہارے آگے بڑھ آئیں گے- لیکن پاکستان کی دو ڈویژن فوج نے جس میں ایک بکتر بند ڈویژن بھی شامل ہے ان کے ارادوں کو نہ صرف خاک میں ملا دیا بلکہ ان کی کمر بھی توڑ دی-"

(پاکستان میدان جنگ میں ص 375)

(س) متذکرہ کتاب کے ایک باب کا عنوان ہے "پاک بری فوج کے ہیرو-" اس باب میں بری فوج کے ہیرو ان شیروں اور دلیروں کے نام اور کام بیان کئے گئے ہیں جنہوں نے میدان کارزار میں کارہائے نمایاں دکھائے ہیں- ان میں کچھ تو داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے اور کچھ دشمنوں کو زیر و زبر کرنے کے بعد غازی بن کر لوٹے- اس باب میں پہلے نمبر پر جنگ ستمبر کے عظیم ہیرو عزیز بھٹی شہید کا ذکر خیر ہے- دوسرے نمبر پر مجاہد کشمیر جنرل اختر ملک کا تذکرہ ہے- اور چوتھے نمبر پر محاذ چونڈہ کے اولوالعزم ہیرو عبد العلی ملک کی جراتوں کا ذکر ہے- آیئے اس پر ایک نظر ڈال کر دیکھیں-

"پاکستان میدان جنگ میں" صفحہ 244 جنرل اختر حسین ملک (ہلال جرات) "کشمیر میں جنگ بندی لائن پر جب بھارتی فوج کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئیں تو میجر جنرل اختر حسین ملک (ستارہ قائداعظم) جو ایک پیدل فوج کے جنرل افسر کمانڈنگ ہیں کشمیر کے علاقہ میں حملہ کی کمان سونپی گئی- چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج کی مورچہ بندیاں بڑی مستحکم تھیں اور ان کا گیریزن بھی بڑا مضبوط تھا- میجر جنرل اختر حسین ملک نے نہ صرف بھارت کے اس مورچہ پر حملہ کیا بلکہ اس کے گیریزن کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا حالانکہ ان کے پاس جو فوج تھی عام حالات میں اس کے لئے اتنا بڑا کام انجام دینا بہت مشکل سمجھا جاتا ہے- صدر ایوب نے اس حملے کی کامیاب قیادت اور اچھی منصوبہ بندی اور ذاتی شجاعت کے اعتراف میں انہیں ہلال جرات کا اعزاز عطا کیا-" صفحہ 245 بریگیڈئر عبد العلی ملک (ہلال جرات) "فورس کمانڈر بریگیڈئر عبد العلی ملک نے دشمن کی بہت بڑی اور مضبوط طاقت ور فوج کے مسلسل حملوں کے باوجود پاکستانی علاقہ چونڈہ کا بڑی دلیری اور شجاعت سے دفاع کیا دشمن نے پاکستانی فوج کی پوزیشن پر کئی دن تک متواتر گولہ باری کی جس سے خوفناک تباہی پھیلی- عام حالات میں فوج اس تباہ کن گولہ باری کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی- لیکن بریگیڈئر عبد العلی ملک نے اپنی ذاتی مثالی جرات اور لیاقت سے نہ صرف فوج میں ڈٹے رہنے اور دشمن کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کیا بلکہ دشمن پر مہلک ضربات لگائیں اور اسے مفلوج کر دیا- صدر نے انہیں ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر ہلال جرات کا اعزاز عطا کیا-

OOO

محمد خالد گورایہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی

طلبا اور امتحانات

میں آج امتحانات کے بارہ میں چند گزارشات طلبا اور والدین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں-

ہمارے مروجہ نظام تعلیم کے مطابق جب بھی میٹرک، ایف اے / ایف ایس سی اور بی- اے / بی- ایس سی کے امتحانات نزدیک آتے ہیں- طلبا ان امتحان کی تیاری کے لئے مختلف ذریعے اختیار کرتے ہیں- بعض طلبا باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ، بعض منصوبہ بندی کے بغیر، بعض ٹیوشنوں پر زور دے کر بھاگم دوڑ میں کبھی کسی ٹیوشن سنٹر کا رخ کرتے ہیں- کبھی کسی ٹیچر کے پاس جاتے ہیں-

میرے خیال میں جہاں تک امتحانات کی تیاری کا تعلق ہے- اس کے لئے ہر طالب علم کو چاہئے کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ٹائم ٹیبل بنا کر اپنے اوقات کار اس طرح ترتیب دے کہ ہر مضمون کو مناسب وقت مل سکے- اور جن مضامین میں کمزوری ہے- ان کا جائزہ لے کر متعلقہ استاد کی راہنمائی میں اس پر نسبتاً زیادہ توجہ دے اور پھر اداروں کی طرف سے مرتبہ Test اور Assignments کے شیڈول کے مطابق اس ٹائم ٹائیبل میں Adjustment کی گنجائش رکھے- اور امتحان کی تیاری میں توازن کو برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے- کسی ایک مضمون کی طرف ضرورت سے زیادہ توجہ دوسرے مضامین میں طلبا کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے-

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا امتحان کی تیاری کے لئے ٹیوشن کی ضرورت ہے- نیز کون سے طلبا کو ٹیوشن پڑھنی چاہئے اور کن کو نہیں نیز ٹیوشن سے طلبا کی کارکردگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں- اور بالآخر اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے- میں ذاتی طور پر ٹیوشن کے خلاف ہوں- لیکن ایسے تعلیمی ادارے جو نہ تو کورسز بروقت ختم کروائیں- نہ طلبا کی امتحانی نقطہ نظر سے تیاری نہ دہرائی اور نہ ہی Test وغیرہ کے ذریعہ تیاری- ایسے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلبا کے لئے ٹیوشن ایک ضرورت بن جاتی ہے- نیز ایسے تعلیمی اداروں کے اساتذہ جو کلاسز میں نہ پڑھائیں اور اپنے ہی طلبا سے ٹیوشن فیس وصول کرکے اپنے گھروں میں یا ٹیوشن سنٹرز میں پڑھائیں پیشہ ورانہ بددیانتی کے مرتکب ہوتے ہیں- اگر تعلیمی اداروں میں اساتذہ باقاعدہ ڈائری اور سکیم آف ورک کے تابع نہ صرف کورسز کو ختم کروائیں بلکہ دوہرائی اور Test کے ذریعہ طلبا کو امتحانات کی تیاری کروائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ طلبا کو ٹیوشن کی ضرورت پیش آئے-

ہمارا تجربہ یہی ہے کہ ایسے طلبا جو ذاتی پسند، ناپسند یا والدین کے اصرار پر اپنے آپ کو ٹیوشن پر لگا لیتے ہیں- ان کی توجہ اور دلچسپی کلاسز میں ختم ہو جاتی ہے- اور ایسے طلبا نہ صرف اپنا بلکہ دوسروں کا وقت بھی ضائع کرتے ہیں- اور تعلیمی اداروں کی طرف سے مرتبہ پروگرام اور کوششوں کو سبوتاژ کرنے کا موجب بن جاتے ہیں- اکثر طلبا دیکھا دیکھی بھیڑ چال کے طور پر ایسے اساتذہ کی طرف امتحانات کے قریب ٹیوشن اور نوٹس کے لئے دوڑتے ہیں جنہوں نے ٹیوشن میں نام پیدا کر لیا ہوتا ہے- نیز ایسے طلبا جو ٹیوشن سنٹرز کا رخ کرتے ہیں نادانستہ طور پر ایک گھنٹے میں سے 45-40 منٹ تک کی ٹیوشن کے لئے اور وہ بھی صرف ایک مضمون ہی پر دو تین گھنٹے آمد و رفت اور راستے میں دوستوں سے گپ شپ پر ضائع کر دیتے ہیں- اور وہ اس حقیقت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں کہ یہ ٹیوشن بالواسطہ طلبا کی دیگر مضامین میں کارکردگی کو بری طرح متاثر کر رہی ہوتی ہے- اور نتیجتاً ان کا مجموعی رزلٹ خراب ہو جاتا ہے-

میری رائے میں طلبا کو ٹیوشن سنٹرز کا رخ کرنے کی بجائے تعلیمی اداروں کی طرف سے مرتبہ پروگرام اور حسب ضرورت اضافی کلاسز سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے- اور امتحانات کے نزدیک کلاسز اور Test وغیرہ سے غیر حاضری کو گناہ سمجھنا چاہئے-

والدین کو بھی خاص طور پر امتحانات کے قریب اپنے بچوں کی نگرانی کرنی چاہئے- اور اگر کسی جگہ کوئی کمی محسوس کریں تو بلا جھجک ادارے سے رجوع کریں- مجھے امید ہے کہ اداروں کی انتظامیہ ایسی شکایات کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی- جس سے طلبا کا قیمتی وقت اور پیسہ ضائع ہونے سے بچ جائے گا اگر طلبا اپنی کوشش اور محنت کے ساتھ ساتھ دعا کو بھی اولیت دیں تو امید ہے کہ امتحانات میں طلبا کی کارکردگی کے بہتر نتائج برآمد ہوں گے-

OOO

> ضروری ہے ایسے بچوں یعنی (واقفین نو) کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے-
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تاریخ ادیان عالم

مکرم شیخ رحمت اللہ شاکر

شوقِ جہاد فی سبیل اللہ

حضرت سعد الاسودؓ کے متعلق دوسری جگہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ انہیں حصول رشتہ میں سخت مشکلات پیش آئی تھیں۔ اور آخر آنحضرت ﷺ کی تجویز پر حضرت عمرو بن وہب کی لڑکی نے آپ کے ساتھ رشتہ منظور کر لیا تھا۔ ہر شخص بآسانی اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ایک ہمہ صفت موصوف پاکباز لڑکی کے ساتھ اس قدر تگ و دو اور کوشش کے بعد رشتہ میں کامیابی ان کے لئے کس قدر مسرت کا موجب ہوئی ہوگی۔ اور کس طرح ان کا دل امنگوں اور آرزوؤں سے لبریز ہوگا۔ تقریب رخصتانہ کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ بیوی کے لئے بازار سے تحائف خریدنے کے لئے نکلے۔ اور عین اس وقت کہ آپ نہایت خوش آئند خواب کو پورا ہوتا دیکھنے کے سامان فراہم کرنے میں مصروف تھے۔ مناد کی آواز سنی۔ جو کہہ رہا تھا کہ یعنی اے خدا تعالیٰ کے سپاہیو! جہاد کے لئے سوار ہو جاؤ۔ اور جنت کی بشارت پاؤ۔ اس آواز کا کان میں پڑنا تھا۔ کہ تمام ولولے سرد پڑ گئے جہاد کا جوش رگوں میں دوڑنے لگا۔ اور نو عروس کے ساتھ شادی کا خیال ہی دل سے نکل گیا۔ اسی روپیہ سے تحائف کی بجائے تلوار۔ نیزہ اور گھوڑا خرید کیا۔ سر پر عمامہ باندھا۔ اور مہاجرین کے لشکر میں جا کر شامل ہو گئے۔ وہاں سے میدان جنگ میں پہنچے اور داد شجاعت دینے لگے۔ ایک موقعہ پر گھوڑا کچھ اڑا۔ تو نیچے اتر آئے اور پاپیادہ تیغ زنی کرنے لگے۔ حتیٰ کہ درجہ شہادت پایا۔ اور نو عروس سے ہم آغوش ہونے کی بجائے عروس تیغ سے ہمکنار ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی۔ تو لاش پر تشریف لے گئے۔ آپ کا سر گود میں رکھ لیا۔ اور دعا فرمائی۔ اور تمام سامان مرحوم کی ہونے والی بیوی کے پاس بھجوا دیا۔

یہ واقعہ کسی حاشیہ آرائی یا تبصرہ کا محتاج نہیں۔

(2) حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کے جہادی کارناموں سے تاریخ کے اوراق مزین ہیں۔ شام پر فوج کشی ہوئی۔ تو فحل کے معرکہ میں شامل تھے۔ اور نہایت بے جگری سے لڑتے ہوئے دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتے تھے سر سینہ اور تمام جسم زخموں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ لوگوں نے ازراہ ہمدردی کہا۔ کہ اس طرح اپنے آپ کو ہلاکت کے مونہہ میں نہ ڈالیں تو جواب دیا کہ لات و عزیٰ کے لئے تو جان پر کھیلا کرتا تھا۔ اور آج خدا اور رسولؐ کے لئے لڑنے کا وقت آیا ہے۔ تو کیا جان کو عزیز رکھوں۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(3) معرکہ یرموک میں حضرت خالد بن ولید نے حضرت عکرمہ کو ایک دستہ کا افسر مقرر کیا۔ دشمن بہت زبردست تھا۔ اور اس نے ایسا حملہ کیا کہ مجاہدین اسلام کے قدم ڈگمگا گئے۔ حضرت عکرمہؓ نے یہ حالت دیکھی۔ تو بآواز بلند پکارا۔ کہ کون موت پر بیعت کرتا ہے۔ فوراً چار سو جان باز سامنے آموجود ہوئے۔ اور خدا کی راہ میں جانیں لڑا دینے کا عزم کر کے دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اور اپنے اس عہد کو ایسی دیانت داری سے نباہا۔ کہ اکثر نے شہادت پائی۔ اور جو باقی بچے وہ بھی زخموں سے چور چور تھے۔

(4) حضرت واثلہ بن اسقع ایک نوجوان صحابی تھے۔ جو 9 ہجری میں اسلام لائے چند ہی روز بعد غزوہ تبوک کی تیاری شروع ہوئی۔ اور مجاہدین سر سے کفن باندھ باندھ کر میدان کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن اس نو مسلم کے پاس سواری نہ تھی۔ بہت کوشش کی مگر کوئی صورت نہ بن سکی۔ ادھر شوق جہاد نے بے تاب کر رکھا تھا۔ مدینہ کی گلیوں میں دیوانہ وار صدائیں لگانے لگے۔ کہ کون شخص مجھے مال غنیمت کے عوض تبوک پہنچانے کا ذمہ لیتا ہے۔ اتفاق سے ایک انصاری بزرگ ابھی روانہ نہ ہوئے تھے۔ انہوں نے حامی بھری۔ اور کہا کہ میں لے چلوں گا۔ کھانا بھی دوں گا اور سواری بھی۔ اس طرح آپ میدان جنگ میں پہنچے۔ اور جہاد میں شامل ہوئے۔

(5) حضرت ابو محجن ثقفی بہت آخر زمانہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اس لئے ان کا ذکر عہد فاروقی میں ہی نظر آتا ہے۔ جس زمانہ میں ایران پر مسلمانوں نے فوج کشی کی۔ یہ کسی وجہ سے قید تھے۔ لیکن جہاد کے شوق نے اس قدر بے تاب کر دیا۔ کہ قید سے فرار ہو کر میدان جنگ میں جا پہنچے۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے سپہ سالار لشکر اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص کو لکھا۔ کہ انہیں گرفتار کر کے قید کر دیا جائے چنانچہ وہیں قید کر دیئے گئے۔

جب جنگ قادسیہ لڑی جا رہی تھی۔ یہ اس وقت پابند سلاسل تھے۔ لیکن میدان جنگ کے واقعات سن کر رگوں میں خون جوش مار رہا تھا۔ حضرت سعد کی بیوی حضرت سلمٰی سے کہا۔ کہ مجھے آزاد کر دو کہ میدان میں جا کر داد شجاعت دوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر زندہ بچ گیا۔ تو خود بخود آکر بیڑیاں پہن لوں گا۔ انہوں نے انکار کیا تو ایسے درد انگیز اشعار پڑھنے لگے۔ کہ حضرت سلمٰی کا دل بھر آیا۔ اور انہوں نے آزاد کر دیا۔ چنانچہ میدان جنگ میں جا پہنچے۔ اور ایسی شجاعت سے لڑے۔ کہ جس طرف نکل جاتے۔ دشمنوں کی صفیں الٹ دیتے صحابہ کرام آپ کی شجاعت کو دیکھ کر عش عش کر رہے تھے۔

(6) غزوہ بدر کے وقت حضرت انسؓ کی عمر صرف بارہ سال تھی۔ مگر میدان جنگ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ پہنچے۔ اور آپ کی خدمت بجالاتے رہے۔ غزوہ احد کے وقت آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ لیکن اس میں بھی شریک ہوئے۔

(7) حضرت ابو سعید خدری کی عمر غزوہ احد کے وقت صرف تیرہ سال تھی۔ مگر لڑائی میں شامل ہونے کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئے آپ نے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور فرمایا کہ بہت کم سن ہیں۔ لیکن باپ نے ہاتھ پکڑ کر آنحضرت ﷺ کو دکھایا۔ کہ پورے مرد کا ہاتھ ہے۔ تاہم آپ نے اجازت نہ دی۔ لیکن اس سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صحابہ کرام دینی خدمات کو اس قدر ضروری اور قابل فخر سمجھتے تھے۔ کہ اپنے بچوں کو اس کا موقعہ دلانے کے لئے نہایت حریص رہتے تھے۔ اور ان کو آگے کرتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح یہ سعادت حاصل ہو جائے۔

(8) حضرت ابو سعید خدری کی عمر غزوہ خندق کے وقت صرف پندرہ سال تھی۔ مگر شریک جنگ ہوئے۔ اور بڑھ بڑھ کر داد شجاعت دی اسی طرح غزوہ بنی مصطلق میں بھی کم سنی کے باوجود شریک ہوئے۔

(9) حضرت براء بن عازب غزوہ بدر کے وقت بہت کم سن تھے۔ مگر جوش ایمان پورے جوش پر تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر آپ نے شرکت کی اجازت نہ دی۔

(10) حضرت رافع بن خدیج کی عمر غزوہ بدر کے وقت صرف چودہ سال کی تھی۔ مگر شوق جہاد کا یہ عالم تھا۔ کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر شریک جنگ ہونے کی اجازت طلب کی۔ مگر آپؐ نے کم سنی کی وجہ سے واپس کر دیا۔ اگلے سال اجازت ملی۔ لیکن ایک اور نو عمر لڑکے سمرہ بن جندب کو آنحضرت ﷺ نے کم سنی کی وجہ سے اجازت نہ دی۔ تو اس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپؐ نے رافع کو اجازت دے دی ہے۔ حالانکہ میں کشتی میں اس کو گرا لیتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ کو اس بات کا بہت لطف آیا۔ اور فرمایا کہ اچھا سمرہ سے کشتی کرو۔ چنانچہ دونوں میں کشتی ہوئی اور آپ نے حضرت رافع کو پچھاڑ دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اجازت دے دی۔

(11) آنحضرت ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے نکلے۔ تو کئی کم عمر بچے بھی شوق جہاد میں ساتھ ہو لئے۔ جن میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مدینہ سے تھوڑی دور باہر آکر فوج کا جائزہ لیا۔ تو بچوں کو واپسی کا حکم دیا حضرت عمیر نے یہ حکم سنا۔ تو لشکر میں ادھر ادھر چھپ گئے لیکن آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ اور آپ نے واپسی کا ارشاد فرمایا۔ جسے سن کر آپ رو پڑے۔ اس شوق اور تڑپ کو دیکھتے ہوئے آخر آپؐ نے اجازت دے دی۔

ذرا غور فرمایئے۔ کہ انسان کو اپنی جان کس قدر عزیز ہوتی ہے۔ لیکن صحابہ کرام اس طرح ایسے مواقع پر میدان میں نکلنے کی کوشش کرتے تھے جن میں جان جانے کا بہت زیادہ امکان ہوتا تھا۔ اور زندہ سلامت واپس گھر پہنچنے کی امید بالکل موہوم ہوتی۔

(12) حضرت عبد الرحمان بن عوف سے احادیث میں ایک ایسا واقعہ بیان ہے کہ جسے پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور مجاہدین اسلام کی جان بازی پر جرات و بسالت بھی آفرین کہتی ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب جنگ بدر میں صفیں آراستہ ہوئیں۔

اور حملہ عام ہونے لگا تو میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ماری۔ تو دونوں جانب انصار کے دو جوان لڑکے پائے۔ ان کو دیکھ کر مجھ پر افسردگی سی طاری ہو گئی۔ میں نے خیال کیا۔ کہ جنگ میں دونوں پہلو جب تک مضبوط نہ ہوں۔ لڑائی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے۔ جس کے پہلو مضبوط ہوں۔ اور جب میرے دونوں پہلو اس قدر کمزور ہیں۔ کہ دو کم سن اور نو عمر بچے کھڑے ہیں۔ تو میرے لئے کوئی قابل ذکر لڑائی کرنے کا کیا امکان ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں ابھی یہ خیال کر ہی رہا تھا۔ کہ ان میں سے ایک لڑکے نے مجھے آہستہ سے ایسے انداز میں۔ کہ وہ دوسرے لڑکے سے اخفاء رکھنا چاہتا ہے۔ پوچھا کہ چچا وہ ابو جہل کون ہے۔ جو مکہ میں آنحضرت ﷺ کو بہت تکالیف پہنچایا کرتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اسے قتل کروں گا۔ اور پھر اس مردود کو قتل کرنے کی کوشش میں اپنی جان دے دوں گا۔ میں نے اس کے سوال کا ابھی جواب نہ دیا تھا۔ کہ دوسرے لڑکے نے بھی بالکل اسی انداز میں یہی سوال کیا۔ ان بچوں کے اس بلند ارادہ کو دیکھ کر میں حیران ہو گیا۔ اور خیال کرنے لگا۔ کہ بھلا یہ بچے اپنے عہد کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں۔ جبکہ ابو جہل قریش کے بڑے بڑے نامی پہلوانوں اور آزمودہ کار سپاہیوں کے حلقہ میں ہے۔ تاہم میں نے ان کو ہاتھ کے اشارہ سے ابو جہل کا پتہ دے دیا۔ میرا اشارہ ہی کرنا تھا۔ کہ وہ دونوں نو عمر بچے باز کی طرح جھپٹے۔ اور دشمن کی صفوں کو کاٹتے ہوئے چشم زدن میں ابو جہل پر جا پڑے۔ اور اس پھرتی سے اس پر حملہ کیا۔ کہ آن واحد میں اس سرکش انسان کا مغرور سر خاک پر تھا۔ اور یہ سب کچھ ایسا آناً فاناً ہوا۔ کہ ابو جہل کے ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے۔ عکرمہ بھی اپنے باپ کے ہمراہ تھا۔ اسے تو وہ نہ بچا سکے۔ مگر ان دونوں میں سے ایک لڑکے یعنی حضرت معاذ پر حملہ آور ہوئے۔ اور تلوار کا ایسا وار کیا۔ کہ ان کا ایک بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ اس قدر شدید زخم کھانے کے باوجود پیچھے نہیں ہٹے۔ بلکہ عکرمہ کا پیچھا کیا۔ لیکن وہ بچ کر نکل گئے۔ معاذ نے جنگ بدستور جاری رکھی۔ اور چونکہ کٹا ہوا ہاتھ لڑنے میں روک ہو رہا تھا۔ اس نے اسے زور کے ساتھ کھینچ کر الگ کر دیا۔ اور پھر لڑنے لگے۔

(13) صحابہ جہاد میں شرکت کے لئے کس قدر حریص واقع ہوئے تھے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ واقعہ کافی ہے۔ کہ حضرت سعد بن خشبہ جنگ بدر کے وقت کم عمر تھے۔ تاہم شرکت کے لئے تیار ہو گئے۔ چونکہ آپ کے والد بھی میدان جنگ میں جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک کو ضرور گھر پر رہنا چاہئے۔ اور بیٹے کو گھر رہنے کے لئے کہا۔ بیٹے نے جواب دیا کہ اگر حصول جنت کے علاوہ کوئی اور موقعہ ہوتا۔ تو بسرو چشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا۔ اور اپنے

باقی صفحہ 6 پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل شام مذاکرات

فلسطین میں الخلیل (ہیبرون) کی واپسی کے بعد مشرق وسطی میں قیام امن کا عمل آگے بڑھنے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے جب اسرائیل کے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کا رویہ غیر مصالحانہ تھا تو لگتا تھا کہ فلسطین میں امن کی امیدیں دم توڑ دیں گی۔ جب فلسطین سے ہی اسرائیلی فوجوں کی واپسی کا سمجھوتہ طے نہیں پا سکتا تو اسرائیل اور شام کے درمیان امن کی امید کہاں سے اور کیسے بر آسکے گی۔

لیکن اب یہ صورت حال نہیں رہی۔ اسرائیل کے وزیراعظم کی طرف سے فلسطینی معاہدے پر دستخط کے بعد مبصرین کی نظریں شام کے ساتھ اسرائیل کی بات چیت پر لگی ہوئی ہیں۔

اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر امریکہ کے صدر کلنٹن نے خود مشرق وسطی کے سفارتی میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ دو ماہ کے اندر اندر اسرائیل، فلسطین، مصر اور اردن کے سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کریں گے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق ان مذاکرات کا مقصد اسرائیل فلسطین مذاکرات کو آخری مرحلے تک پہنچانا اور اسرائیل شام مذاکرات کا تعطل ختم کرنا ہے صدر کلنٹن سب سے پہلے اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو سے ملاقات کریں گے۔ اور اس کے بعد دوسری ملاقاتیں ہوں گی۔

چند ماہ قبل صدر کلنٹن نے اسرائیل کے وزیراعظم اور فلسطینی صدر یاسر عرفات کے درمیان مذاکرات میں موجود تعطل کو ختم کرا دیا تھا۔ اس مقصد کے لئے دونوں سربراہ واشنگٹن گئے اور صدر کلنٹن کی موجودگی میں اور اردن کے شاہ حسین کی موجودگی میں مذاکرات کا ایک بار پھر آغاز کر دیا گیا۔ جو اس ابتدائی ملاقات کے بعد مشرق وسطی میں کئی ماہ ہوتے رہے اور کئی مرحلے پر ناکامیوں کے ایک سلسلہ سے گزرتے ہوئے بالآخر کامیابی حاصل کی اور الخلیل سے اسرائیلی فوج کی واپسی عمل میں آگئی۔

صدر کلنٹن نے اس سے قبل ایک بار اسرائیل کے آنجہانی صدر مسٹر آئزک رابین اور شام کے صدر حافظ الاسد سے ملاقات کر کے ان کے درمیان مذاکرات کو کامیاب کرنے کی کوشش کی تھی۔ صدر کلنٹن کی یہ ملاقات اس وقت تو بے نتیجہ رہی تھی کیونکہ اختلافات کی خلیج اس قدر واضح تھی اور شام اپنے موقف پر اتنی سختی سے اڑا ہوا تھا کہ اس کے موقف میں کوئی لچک نہ لائی جا سکی۔

ماضی کے کئی سال اس امر کے گواہ ہیں کہ شام کے صدر حافظ الاسد اپنے موقف میں نرمی کرنے پر آمادہ نہیں ہیں سابق امریکی وزیر خارجہ کی بار بار کی شٹل فلائٹس بھی معاملے کو حل کرنے میں ناکام رہیں۔

اس وقت مسئلہ صرف یہ رہ گیا تھا کہ شام یہ چاہتا تھا کہ پہلے اسرائیل گولان کی پہاڑیوں کا علاقہ واپس کرے اور پھر وہ کوئی بات مانیں گے۔ جب کہ اسرائیل فوجی اہمیت کا انتہائی اہم علاقہ یوں شام کے حوالے کر کے اپنی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے پر آمادہ نہیں تھا۔ اب بھی جب تک اسرائیل کو مناسب تحفظات نہیں دیئے جاتے اس وقت تک گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیل کی فوج کی واپسی کی توقع مشکل ہو گی۔

اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں گولان کا یہ علاقہ شام سے چھین لیا تھا۔ اس وقت بھی شام کے صدر حافظ الاسد ہی تھے آج بھی وہی ہیں۔ اس وقت اسرائیل کی اس کامیابی کا بہت شہرہ ہوا تھا اور گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کا قبضہ گویا ایک ناممکن بات کو ممکن بنا دینا تھا۔

○○○

عراق کی فوجی طاقت

1991ء کی خلیج جنگ میں عراق کی سرزمین پر بموں کا فرش بچھا دینے اور عراق کو تباہ و برباد کرنے باوجود ابھی تک امریکہ پچھلے چھ سال میں عراق کی فوجی طاقت کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکا۔ لگتا ہے کہ عراق کی فوجی طاقت امریکہ کے لئے کوئی ڈراؤنا خواب بن چکی ہے۔

عراق کو غیر مسلح کرنے کے بارے میں اقوام متحدہ کے خصوصی اہلکار رالف ایکویس نے گزشتہ روز واشنگٹن میں بتایا کہ عراق کے پاس میزائیل فورس کو چلانے کے لئے تمام ضروری سامان موجود ہے۔ عراق کی حکومت صرف اس بات کا انتظار کر رہی ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں عراق کو غیر مسلح کرنے کی پالیسی میں تبدیلی پیدا ہو۔

رالف ایکویس نے بتایا ہے کہ عراق کے پاس ابھی بھی بڑی تعداد میں میزائیل موجود ہیں تاہم عراق نے یہ میزائیل اپنی فوج کے حوالے نہیں کئے۔ اور انہیں خفیہ رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عراق نے یہ میزائیل اپنی فوج کے حوالے کئے تو اقوام متحدہ کے اہلکاروں کو اس بارے میں فوری علم ہو جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ عراق کے پاس ٹرانسپورٹر میزائیل لانچرز' سپورٹ راکٹس' اور میزائیلوں کے ایندھن سمیت سب کچھ موجود ہے۔

بی بی سی کے مطابق عراق نے 1991ء میں خلیج کی جنگ کے دوران تحفظ کے پیش نظر کچھ جنگی طیارے اور بعض مسافر بردار طیارے ایران بھیج دیئے تھے۔ بی بی سی کے مطابق اب عراق نے الزام لگایا ہے کہ ایران ان میں سے بعض طیاروں کو اپنے استعمال میں لا رہا ہے۔ عراق کے اس الزام کی وجہ سے ایران اور عراق میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ ایران کی طرف سے سرکاری طور پر ابھی اس الزام کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

○○○

بابری مسجد پر پھر حملہ کی دھمکی

بھارت میں ہندو انتہاپسندوں کے ایک گروپ نے خبردار کیا ہے کہ اگر شمالی بھارت میں ہندوؤں کے ایک مندر کے قریب بابری مسجد کی حفاظت کرنے والے فوجیوں کو نہ ہٹایا گیا تو وہ مسجد پر ایک بار پھر حملہ بول دیں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی ایک انتہاپسند شاخ بجرنگ دل نے کہا ہے کہ اس جگہ سے فوجیوں کو دس مارچ تک ہٹا دیا جانا چاہئے۔

○○○

یوگنڈا کا موقف

یوگنڈا نے کہا ہے کہ سوڈان سے اس کے مسائل جنگ ہی سے حل ہو سکتے ہیں۔ یوگنڈا اور سوڈان میں خراب صورت حال اور کشیدگی کے باعث 1995ء میں سفارتی تعلقات ختم ہو گئے تھے۔ تاہم یوگنڈا نے کہا ہے کہ وہ سوڈان پر حملہ کرنے میں پہل نہیں کرے گا۔

سوڈان میں مشرق اور شمال کی طرف باغیوں نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ سوڈان کا الزام ہے کہ اس کے باغیوں کو یوگنڈا' ایتھوپیا اور اریٹیریا کی طرف سے مالی اور اسلحی امداد ملتی ہے۔

○○○

الجزائر کا ماہ رمضان

مسلمانوں کے لئے مقدس ماہ رمضان مسلم ملک الجزائر میں موت کا پیغام بن کر آیا ہے۔ اب تک اس ماہ میں الجزائر میں 200 مسلمان مسلمانوں ہی کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں 18 ماہ کی ایک بچی سمیت 13۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ رمضان کے آخری جمعہ کے روز بھی وہاں پر ہلاکتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ الجزائر میں مسلمان انتہاپسند اور فوجی حمایت سے قائم شدہ حکومت کے درمیان جنگ جاری رہتی ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

آپ پر آپ کو ترجیح دیتا لیکن اس معاملہ میں میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ آخر فیصلہ اس بات پر ٹھہرا۔ کہ قرعہ ڈال لیا جائے۔ چنانچہ قرعہ میں بیٹے کا نام نکلا۔ وہ شریک ہوئے اور شہادت پائی۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مندرجہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30996

I Khurshid Ahmad Khan s/o Amir Mohammad Khan

قوم افغان پیشہ A.Prof عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U S A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-8-91 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد صاحب کے ورثہ سے 1/8 جو والدہ اور بھائیوں کے ساتھ مشترک ہے مالیتی۔/100000 روپے اور فارسٹ پارک میں (Condominiom) مالیتی۔/30000 ڈالر۔ 3۔ جائیداد 220 کمرسٹ۔ K 4250۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/25000 ڈالر سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد USA Khurshid Ahmad Khan گواہ شد نمبر1 عبدالرشید یحیٰ وصیت نمبر 21165 مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 ناصر احمد خان وصیت نمبر 19341۔

مسل نمبر 30997 میں عبدالصبور نعمان ولد عبداللطیف قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھیری ضلع کوٹلی آزاد کشمیر حال ناصر ہوسٹل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-3-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالصبور نعمان ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30998 میں عابدہ جمیل زوجہ احمد عبدالجمیل قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-10-96 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد

معقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -1- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/10000 روپے- 2- زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی اندازاً-/65317 روپے- 3- چاندی کا سیٹ مالیتی-/400 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ عابدہ جمیل 12/35 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 اسفندیار منیب وصیت نمبر27882 مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 احمد محمد احسن وصیت نمبر27848-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 8- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
3-45 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یوکے 97-2-7 (دوبارہ)
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب
7-00 بیت بازی سرگودھا بمقابلہ فیصل آباد
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 ایک گفتگو
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ اردو بولنے والے احباب سے (دوبارہ)
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر خطبہ- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو-کے (97-2-7)(دوبارہ)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45 لقاء مع العرب-
2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن-یو-کے-
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
6-05 تلاوت-حدیث-خبریں
6-30 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی میں (86-1-10)
8-30 کینیڈین ڈسک انٹرویو مولانا محمد احمد جلیل حصہ پنجم
9-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
10-00 عربی پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سرور صاحب کارکن اصلاح وارشاد مرکزیہ کافی دنوں سے پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے بہت سخت علیل ہیں- احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم ڈاکٹر رفیع احمد طاہر صاحب سابق قائد ضلع شیخوپورہ کا بڑا بیٹا عزیز عمیر احمد طاہر واقف نو ٹائیفائیڈ سے بہت سخت بیمار ہے- احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں-

○ مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت کے چچا مکرم منور احمد ڈوگر صاحب بوجہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار ہیں- دونوں بیماریوں کی زیادتی کی وجہ سے فالج کا حملہ ہوا ہے- جس کی وجہ سے موصوف کی زبان پر فالج کا اثر ہے- نیز چلنے پھرنے میں بھی دقت کا سامنا ہے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم خواجہ منیر احمد صاحب آف دارالعلوم غربی ربوہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث صاحب فراش ہیں- چلنے پھرنے میں مشکل ہے- احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

دعائے نعم البدل

○ عزیزہ شائلہ ظفر بنت مکرم انجینئر رفیق احمد ظفر صاحب رحیم یارخان مورخہ 5- فروری 1997ء کو بقضائے الٰہی اچانک بعمر قریباً اڑھائی ماہ ربوہ میں وفات پا گئی- عزیزہ وقف نو میں شامل تھی- احباب سے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا کی درخواست ہے-

پریذیڈنٹ ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد نے B.Sc اور M.Sc میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو طالبات کے لئے پریذیڈنٹ ٹیلنٹ (Talent) فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے- یہ سکالرشپ فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی، مائیکروبیالوجی، بایو کیمسٹری، فزیالوجی، میتھ، شماریات، اکنامکس، کمپیوٹر سائنس جیسے مضامین کے لئے دیا جائے گا- اس سکالرشپ کے بارے میں مکمل معلومات اور درخواست فارم نظارت تعلیم میں مہیا ہیں- طلباء و طالبات فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کرکے فارم حاصل کریں- درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 فروری 97ء ہے-

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے پاکستان کیریئر پلیننگ (Planning) اکیڈمی (PCPA) کے تعاون سے بیچلران کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- یہ دو سالہ پروگرام ہے اور کم سے کم تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ (میتھ) یا ایک سالہ ڈپلومہ کمپیوٹر Application یا 3 سالہ ڈپلومہ ایسوسی ایٹ انجینئر یا 3 سالہ ڈپلومہ کمپیوٹر سائنس میں ہونا لازمی ہے- داخلہ فارم و ہینڈ بک 200 روپے کے عوض علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر یا یونیورسٹی سے دستیاب ہیں- مکمل داخلہ فارم پہنچنے کی آخری تاریخ 25 فروری 97ء ہے-

○ کالج آف میڈیکل ٹیکنالوجی پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اسلام آباد نے دو سالہ ڈپلومہ کے لئے مندرجہ ذیل کورسز میں درخواستیں کی ہیں- (1) لیبارٹری ٹیکنیشن (2) ایکس رے ٹیکنیشن (3) اپریشن تھیٹر ٹیکنیشن (4) ڈینٹل اور Opthamology ٹیکنیشن (5) فزیوتھراپی ٹیکنیشن (6) ہاسپٹل Diet ٹیکنیشن-

درخواست دہندہ کا کم از کم انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل گروپ ترجیحاً) ہونا لازمی ہے- پراسپکٹس وغیرہ 40 روپے کے عوض دفتر سے یا 60 روپے کا پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل ارسال کرکے حاصل کئے جا سکتے ہیں- داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا- مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- فروری 1997ء ہے-

(نظارت تعلیم)

○○○

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے-

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہوسکتے ہیں- اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے- آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں-

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے-

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ-

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہوسکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں-

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں- نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں-

ج- نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں-

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے-

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خبریں

ربوہ : 6 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ نے پاکستان کے انتخابات 1997ء میں تاریخ ساز فتح حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں دو تہائی بلکہ زائد اکثریت حاصل کرلی ہے۔ پیپلزپارٹی 30 سال تک زبردست مقبولیت کی حامل پارٹی رہنے کے بعد محض ایک علاقائی پارٹی رہ گئی ہے۔ پیپلزپارٹی نے قومی اسمبلی میں صرف سندھ سے 18 نشستیں حاصل کی ہیں۔ تاہم پنجاب اسمبلی کی 240 میں سے صرف 2 سرحد اسمبلی کی 76 میں سے 4 اور بلوچستان اسمبلی کی 38 میں سے صرف ایک سیٹ حاصل کی ہے۔

○ پیپلزپارٹی کی کارکردگی صرف سندھ میں قابل ذکر ہے جہاں اس نے صوبائی اسمبلی کی 97 میں سے 35 سیٹیں حاصل کی ہیں۔ تاہم یہاں بھی وہ حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے قومی اسمبلی کی 202 مسلم نشستوں میں سے 134 نشستیں حاصل کرلی ہیں۔ پنجاب اسمبلی کی 238 سیٹوں میں سے 211 حاصل کی ہیں۔ سندھ اسمبلی کی 97 سیٹوں میں سے 15 اور بلوچستان کی 38 مسلم نشستوں میں سے 4 حاصل کی ہیں۔

○ پیپلزپارٹی کے سندھ کے علاوہ قابل ذکر لیڈروں میں سے صرف آفتاب شیرپاؤ ہیں جنہوں نے سرحد سے اپنی نشست بچالی ہے۔

○ دو بڑی پارٹیوں کے بعد جن دو پارٹیوں نے نمایاں سیٹیں حاصل کی ہیں ان میں سرحد کی سیاسی جماعت اے این پی ہے جس نے قومی اسمبلی میں 9 اور سرحد اسمبلی میں 27 سیٹیں حاصل کی ہیں۔ دوسری اہم جماعت حق پرست گروپ (ایم کیو ایم) ہے جس نے قومی اسمبلی میں 12 اور سندھ اسمبلی میں 26 نشستیں حاصل کی ہیں۔

○ آزاد امیدواروں کی ایک قابل ذکر تعداد اس دفعہ ایوانوں میں پہنچی ہے قومی اسمبلی میں 20، پنجاب اسمبلی میں 22، سندھ اسمبلی میں 14 سرحد اسمبلی میں 11 اور بلوچستان اسمبلی میں 8 آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔

○ عمران خان کی جماعت تحریک انصاف قومی یا صوبائی اسمبلیوں میں سے کوئی ایک بھی نشست حاصل نہیں کر سکی۔ خود عمران خان جو آٹھ حلقوں سے الیکشن لڑ رہے تھے ہار گئے۔

○ مولانا فضل الرحمان اور پشتو فلموں کی اداکارہ مسرت شاہین دونوں اس حلقے سے ہار گئے اور مسلم لیگی امیدوار کامیاب ہوا۔

○ بلوچستان میں ایک نئی سیاسی جماعت بلوچستان نیشنل پارٹی سب سے زیادہ کامیاب رہی اس نے 9 نشستیں حاصل کی ہیں۔ جمعیت العلمائے اسلام نے 5 جمہوری وطن پارٹی (اکبر بگتی) نے 6 مسلم لیگ (ن) نے 4 اور آزاد امیدواروں نے 8 سیٹیں حاصل کی ہیں۔

○ سندھ اسمبلی میں اگرچہ 35 سیٹیں حاصل کر کے پیپلزپارٹی واحد سب سے بڑی جماعت قرار پائی ہے۔ مگر یہاں کل 97 نشستوں میں سے 26 حق پرست گروپ، 15 مسلم لیگ (ن) اور 2 شہید بھٹو گروپ نے حاصل کی ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کی 238 نشستوں میں سے 211 مسلم لیگ (ن) نے حاصل کی ہیں۔ 2 پیپلزپارٹی نے مسلم لیگ (ج) نے ایک پی ڈی پی نے جبکہ 22 آزاد ہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں اے این پی 27 مسلم لیگ (ن) 31 پیپلزپارٹی 4 مسلم لیگ (ج) 2 جمعیت فضل الرحمان گروپ نے ایک نشست پائی 11 آزاد ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے عملاً انتخابی نتائج کو تسلیم کرلیا ہے انہوں نے کہا کہ میں انتخابات کے جائز یا ناجائز ہونے کی بات سے قطع نظر نواز شریف کو گڈ لک کہتی ہوں۔ انہوں نے ملکی ترقی کے کاموں میں نواز شریف حکومت کے ساتھ تعاون کا اعلان کردیا ہے۔

○ صدر مملکت 15 فروری کو نو منتخب قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کریں گے جس میں نئے ارکان حلف اٹھائیں گے۔ 16 فروری کو قومی اسمبلی قائد ایوان کا انتخاب کرے گی۔

○ 5 فروری کو پیپلزپارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کا اجلاس ہوا جس کے بعد پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ حکومت کے خلاف کوئی تحریک چلانے کا ارادہ نہیں رکھتیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں شریک ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اجلاس سے ایک گھنٹہ قبل کیا جائے گا۔

○ متوقع وزیر اعظم نواز شریف نے اپنی کامیابی پر کہا ہے کہ اب ہمارا سر پہلے سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں جھک جانا چاہئے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 9 اور 10 فروری بروز اتوار۔ سوموار دفتر الفضل بند رہے گا لہذا 9 اور 10 فروری 1997ء کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

سوزوکی کار برائے فروخت
ماڈل 1991ء کراچی نمبر S-9867
گرے کلر اچھی حالت میں
برائے رابطہ احمد خان گلشن
کوارٹر نمبر 111 صدر انجمن احمدیہ ربوہ
فون رہائش: 213053

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

بچوں کے دل میں سوراخ کا بفضل خدا کامیاب علاج ہے۔ فون پر یا بذریعہ خط مشورہ کر سکتے ہیں
بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور رحمت بازار اینڈ دارالیمن وسطی ربوہ
فون رہائش: 211186

خوشخبری
صوفی گھی اور صوفی صابن بنانیوالوں کی تمام مصنوعات کے ربوہ میں ہول سیل ڈیلر
• گھی کارپوریشن والوں کا تیار کردہ مرافکو صابن پیش کرتے ہیں
• نیز صوفی گھی اور کوکنگ آئل 16 لٹر ٹین پیکنگ میں بھی دستیاب ہے۔
• خالی ٹین کی واپسی کی سہولت بھی موجود ہے
ڈیلر- راؤ عبدالجبار خان ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت • بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
ورائٹی واعتماد کا نام
سی مد جیولرز
دوکان 4 عمر مارکیٹ ڈیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ - ربوہ
فون: 213158

شو کی نئی ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں
نیز سیل جاری ہے۔ موقع سے فائدہ اٹھائیں
آپ کے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گول بازار ربوہ

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون نمبر: 211842

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100 % رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - ہال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی وسکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379